اسلامی ادب:

برصغیر پاک وہند
میں تفاسیر وتراجم کا آغاز وارتقا

ڈاکٹر عبدالرحیم

''اسلامی علوم کے سلسلے میں برصغیر کے مسلمانوں کے کارنامے اسلامی ملکوں سے کم نہیں لیکن ان میں اوریجنلٹی اور بدیع الخیالی نہیں ہے مگر برصغیر کے علماؤ مصنّفین کا اور ان کی تصنیفات کا ایسا مبسوط جائزہ نہیں لیا گیا ہے جس سے ان کی عظمت اور ان کے کاموں کی حقیقی قدرو قیمت کا اندازہ ہو علم تفسیر کی جانب بہت کم اعتنا کی گئی ہے، اس لحاظ سے یہ مقالہ گو غنیمت ہے مگر یہ جائزہ نامکمل ہے، اولاً تو مقالہ نگار کو شمالی ہندوستان کے علما کی خدمات سے زیادہ آگاہی نہیں ہے، ثانیاً موضوع سے متعلق ان کو اصل مآخذ اور مواد کا بھی زیادہ پتہ نہیں اور وہ دوسرے اور تیسرے درجے کے مآخذ کو کام میں لائے ہیں، ثالثاً جو تفسیریں اور کتب قرآنی متعدد بار طبع ہوچکی ہیں اور وہ آسانی سے یا کسی قدر وکاوش سے دست یاب ہوسکتی تھیں، ان کو ان کا بھی علم نہیں اور اگر علم تھا تو وہ ان سے براہ راست فائدہ نہیں اٹھاسکے، اس لیے عموماً ان کا مقالہ داخلی ثبوت وشواہد سے خالی ہے، اس کے باوجود موضوع کی اہمیت کی بناپر یہ مقالہ شائع کیا جارہا ہے تا کہ اس موضوع سے جن لوگوں کو دلچسپی ہو وہ اس کی کمی کو پورا کرسکیں دوسرے اس میں شبہ نہیں کہ پشتو اور سندھی زبانوں میں ہونے والی قرآنی خدمات سے عام اردو داں طبقہ بہت بے خبر ہے، اس مقالے سے اس کے علم میں ضرور اضافہ ہوگا اس موضوع پر لکھنے کے لئے فارسی مآخذ کو کھنگالنا ضروری تھا''۔ (ض)

ہر دور اور ہر علاقہ کے علمائے کرام نے قرآنی مطالب کی تشریح وتوضیح میں قابل رشک خدمات سرانجام دی ہیں۔ برصغیر کے مختلف المسالک جید علمائے کرام نے بھی اس ضمن میں نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر عہد کا مفسر اپنے عہد کے فکری ماحول سے متاثر ہوتا ہے، چنانچہ جس عہد میں جو علمی فضا اور علمی ماحول تھا اور اس میں جن مسائل کی گونج تھی، اسی کے پس منظر میں اس نے قرآن سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی اور اردو زبان میں بارھویں، تیرھویں اور چودھویں صدی ہجری میں بہ کثرت تفاسیر برصغیر پاک وہند میں تحریر کی گئی، اردو زبان کے علاوہ اس خطہ میں عہد بہ عہد عربی اور دیگر

علاقائی زبانوں میں بھی قرآن کریم کے ترجمہ وتفسیر پر بہت سی علمی، ادبی اور تحقیقی کتب سامنے آئی ہیں، اس مقالہ میں ان ہی تفاسیر وتراجم کا ایک جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔

گیارہویں صدی عیسوی کے آغاز میں ابن عینیہ کی کتاب التفسیر پر محمد بن ابی جعفر الدیبلی کے حاشیہ کا ذکر ملتا ہے، غزنوی عہد میں شیخ محمد اسماعیل لاہوری (۴۴۸ھ/ ۱۰۵۶ء) لاہور تشریف لائے، انہیں برصغیر کا اوّلین مبلغ اسلام اور تفسیر قرآن کا معلم اوّل کہا جاتا ہے، عہد سلاطین (۶۰۲ تا ۹۱۳ھ/ ۱۲۰۳ تا ۱۸۰۱ء) میں حفظ قرآن اور تفسیر ''الکشاف'' کی تدریس جاری تھی۔

عہد تغلق میں شیخ ابو بکر بن التاج الکبری الملتانی (م ۷۳۰ھ/ ۱۳۷۵ء) کی کتاب ''خلاصہ جواہر القرآن فی بیان معانی الفرقان'' از غزالی منظر عام پر آئی، اسی عہد میں دوسرے پارے کی تفسیر بہ عنوان ''تفسیر تاتارخانی'' از امیر تاتار خان یا محمد بن عبد الملک بغدادی اور مخلص بغدادی اور مخلص بن عبدالدہلوی (۷۸۴ھ/ ۱۲۶۲ء) کی تفسیر ''کشف الکشاف'' لکھی گئی۔

نویں صدی ہجری کے آغاز اور دسویں صدی ہجری کے ربع اوّل تک کے عرصہ میں ''کشاف'' کا انداز لیے ہوئے اور تصوف کے رنگ میں سید محمد گیسودراز (م ۱۴۴۲ء) کی تفسیر القرآن الکریم علی بن احمد المہائمی (م ۱۴۴۵ء) کی البحر المواج، خواجہ حسین ناگوری کی تفسیر نور النبی اور مدارک التنزیل از نسفی پر شیخ داد جون پوری (م ۱۵۱۸ء) سے قبل مخشری کی ''الکشاف'' رائج رہی مگر اس دور میں انوارالتنزیل (تفسیر بیضاوی) کو اس قدر مقبولیت حاصل ہوئی کہ اس کے بڑی تعداد میں حواشی لکھے گئے، اسے نصاب مدارس کا لازمی جز بنالیا گیا اور قرآن کریم کے ساتھ اسے بھی حفظ کیا جانے لگا۔[۲]

اسی عہد میں قرآن فہمی سے شغف رکھنے والے علما کی ایک بڑی تعداد وجود میں آئی جن میں شیخ برہان کالپوی (م ۱۵۵۳ء) ملا فیروز کشمیری (م ۱۵۶۵ء) شیخ احمد فیاض انبیٹھوی (م ۱۵۷۴ء) شیخ حمید سنبھلی (م ۱۵۷۵ء) مفتی محمد جمال خان دہلوی (م ۱۵۷۶ء) مولانا جلال ٹلہ لاہوری شیخ جمال گجراتی (م ۱۵۸۹ء) ملک محمود پیارو گجراتی (م ۱۵۹۱ء) شاہ فیصل برہان پوری (م ۱۵۹۶ء) سید عبد اللہ المتقی السندی (م ۱۵۷۶ء) شیخ عباس السندی (م ۱۵۸۹ء) نوح بن نعمت اللہ السندی (م ۱۰۸۹ء) شامل تھے۔

دربار اکبری سے وابستہ علمائے قرآن میں ملا عبد اللہ سلطان پوری (م ۱۵۸۲ء) حاجی ابراہیم (م ۱۵۸۶ء) حاجی ابراہیم محث قادری (م ۱۵۹۳ء) قاضی عبد القادر (م ۱۶۰۲ء) اور قاضی بہلول سرفہرست ہیں۔[۳]

صوفی علماء میں شیخ عزیز اللہ چشتی اور شیخ ضیاء اللہ شطاری مشہور تھے۔ اس عہد میں تفسیر قدیم کی شروح وحواشی اور قرآنی فنون پر عربی میں یہ کتابیں لکھی گئیں۔

۱۔تفسیر محمدی: شیخ حسن محمد بن احمد گجراتی (م ۱۵۷۵ء)

۲۔منبع عیون المانعی: شیخ مبارک بن خضر ناگوری (م ۱۵۹۳ء)

۳۔سواطع الالہام: ابوالفیض (م ۱۵۹۵ء)

۴۔ درالتنظیم فی ترتیب الآی والسور: شیخ منور بن عبدالمجید (م ۱۶۰۲ء)

۵۔مطلب الطالبین الکریم: فارسی میں شیک یعقوب صرفی کشمیری (م ۱۵۹۴ء)۔

مذکورہ تفاسیر کے علاوہ شیعی عالم فتح اللہ شیرازی (م ۱۵۸۸ء) یا فتح اللہ بن شکر اللہ کاشانی عبدالرحیم خان کی بیٹی جانان بیگم کی طرف بھی کتب تفسیر منسوب ہیں۔

اسی عہد کی مزید چار عربی وفارسی جزوی تفاسیر اور تفسیر کی متداول کتب پر آٹھ حواشی کا ذکر بھی ملتا ہے۔

سترہویں صدی عیسوی میں جہانگیر، شاہ اور عالم گیر کے صد سالہ عہد حکومت کے ہر دور میں تفاسیر، شروح حواشی اور فن تفسیر پر کتب لکھنے کا کام جاری رہا، تاہم تفسیر اور قرآن کی نشر واشاعت کے حوالہ سے عالم گیر کا دور نمایاں ہے۔

اس عہد میں تفسیر قرآن کے رائج طریقہ سے مختلف فقہی اسالیب کی حامل اور قرآن سے مستنبط شرعی احکام پر مبنی تفاسیر لکھی گئیں، ان میں التفسیرات الاحمدیہ از ملا جیون (م۱۷۱۷ء) انوار الفرقان واز ہار القرآن از شیخ غلام نقش بندی گھوسوی ثم لکھنوی (م ۱۷۱۴ء) اور ثواقب التنزیل از علی اصغر قنوجی (م۱۷۲۸ء) نامکمل، جبکہ متصوفانہ افکار اور رنگ کی حامل تفسیر عرائس البیان کا فارسی ترجمہ از شیخ بدالدین سرہندی تفسیر شاہ از شاہ محمد بن عبدمحمد (۱۶۶۳ء) اور شیعی عقائد کی ترجمان تفسیر قرآن از علی شیرازی منظر عام پر آئیں۔

اس عہد کی دیگر اہم تفاسیر:

۱۔تفسیر مرتضوی: فارسی، شیخ زین العابدین شیرازی ۱۶۰۷ء میں نواب مرتضیٰ حسن خان کے حکم سے مکمل ہوئی۔ ۲۔تفسیر نظامی۔ فارسی، شیخ نظام الدین بن عبد الشکور تھانیسری (م ۱۵۳۷) ۳۔ انوار الاسرار فی حقائق القرآن: عربی از شاہ عیسیٰ جند اللہ برہان پوری، ۴۔تفسیر جہاں گیری ترجمہ قرآن: شیخ نعمت اللہ بن عطانار نوتوی فیروز پوری (۱۶۶۲)۵۔ زبدۃ التفاسیر: عربی، خواجہ معین الدین کشمیری

(م ۱۰۸۵ھ/ ۱۶۶۴ء) ۶۔شرح القرآن معینی خواجہ معین الدین کشمیری (م ۱۰۸۵ھ/ ۷۔تفسیر امینی : فارسی، محمد امین صدیق علوی،۸ زیب التفاسیر : فارسی صفی بن ولی قزوینی کشمیری (م ۱۶۷۰)، ۹ زبدۃ التفاسیر : شیخ الاسلام بن قاضی عبد الوہاب (م ۱۶۹۷ء) ۱۰ تفسیر شاہیہ : محمد محبوب عالم گجراتی (م ۱۷۰۰ء) ۱۱۔تفسیر القرآن : محمد محبوب عالم گجراتی (م ۱۷۰۰ء) ، ۱۲۔نعمت عظمیٰ : فارسی ،مرزا نورالدین (م ۱۷۰۹ء)

آیات وسور کی جزوی تفاسیر:

۱۔سورہ الاخلاص : امیر ابو المعالی (م ۱۶۳۶ء) ، ۲۔سورۃ الجاثیہ : محمد ہاشم گیلانی (م ۱۶۵۰ء) ۳۔سورہ یوسف : محمد بن ابی سعید کالپوی (م ۱۶۶۰ء) ۴۔سورۃ البقرہ شیخ نور الدین احمد آبادی (م ۱۷۴۳ء) ۵۔آیہ النور: شیخ عبد الحق محدث دہلوی (م ۱۶۲۴ء) ۶۔تفسیر بعض الآیات: علی بن سید نور ۷۔تفسیر آیات بعض الاحکام : قاضی بزودی (م ۱۷۱۴ء)۔

حواشی وتعلیقات:

اس صدی میں سب سے زیادہ حواشی وتعلیقات انوار التنزیل از قاضی بیضاوی (تفسیر بیضاوی) پر لکھی گئیں۔جن کی تعداد دس ہے او ان کے مصنفین میں ملا عبد السلام لاہوری،مفتی عبد السلام دیوی ، شیخ عبد الحق محدث دہلوی ، محمد ہاشم گیلانی ، ملا عبد الحکیم سیالکوٹی ، ملا محمد یعقوب لاہوری، میر طیب بلگرامی ، سیدعبد اللہ دہلوی۔نو رالدین محمد صالح گجراتی اورسید جار اللہ الہ آباد شامل ہیں۔

علوم القرآن :

علوم قرآن کے حوالہ سے قرأت ، کتابت ، ناسخ منسوخ ، اعراب ، رسم الخط اور تخریج الآیات کے موضوع پر متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں ،جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔دستور المفسرین علم تفسیر : عماد الدین عارف (م ۱۶۱۲ء) ۲۔فتح محمد : فن تفسیر : سوفی شیخ عیسیٰ بن قاسم سندھی ۔ ۳۔قرآنی الفاظ کا انڈکس : ہادیہ قطب شاہی ، ۴ نجوم الفرقان: اشاریہ الفاظ قرآن: مصطفیٰ محمد بن سعید ۵ ،مجمع الفوائد: متعلقات قرآن: محمد قلی بادشاہ قلی۔

۱۷۶۳ء میں حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کی تفسیری خدمات عظیم الشان ہیں، اس خاندان نے نہ صرف ترجمہ وتفسیر قرآن کے گران قدر کارہائے نمایاں سرانجام دئے بلکہ اصول تفسیر میں ''الفوزالکبیر'' تصنیف کرکے تفسیری تقلید کے عرصہ دراز سے مروجہ انداز کو تبدیل کردیا، اسی کے تتبع میں

سرسید احمد (م ۱۳۱۶ھ/ ۱۸۹۷ء) نے بھی ایک کتاب لکھی اور اصول تفسیر میں جدت پیدا کی۔

اس عہد کے تراجم وتفاسیر:

۱۔ التفسیر النورانی للسبع المثانی : مولانا نور الدین احمد آبادی (م ۱۷۴۲ء) نثر المرجان فی رسم قلم القرآن : شیخ محمد غوث بن ناصر الدین (م ۱۸۰۸ء) ۳۔ التفسیر المظہری : قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م۱۸۱۰ء) ۴، حاشیہ الکما لین علی الجلالین : سلام اللہ رام پوری (م ۱۸۱۴ء)۵۔ تفسیر فتح العزیز شاہ عبدالعزیز: شاہ عبد العزیز دہلوی (م ۱۸۲۴ء) ۶۔ تفسیر آیۃ النور : شاہ رفیع الدین (م ۱۸۳۱ء) ۷۔ ترجمہ قرآن : شاہ رفیع الدین (م ۱۸۳۳ء) تفسیر معدن الجواہر : مولانا اللہ فرہنگی (م ۱۸۴۳ء)۔

۱۸۵۷ء تا ۲۰۰۲ء کی تفاسیر:

اس عرصہ میں جو مکمل ا تفاسیر لکھی گئیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ حاشیہ بیضاوی وجلالین : مولانا فیض الحسن سہارن پور (م ۱۳۰۴ھ) ۲۔ تفسیر فتح البیان : نواب صدیق حسن خان (م ۱۳۰۷ھ) ۳۔ تفسیر القرآن : سرسید احمد خان (م ۱۳۱۵ھ) ۴۔ تفسیر احسن التفاسیر : سید احمد حسن دہلوی (م ۱۳۳۸ھ) تفسیر وحدی ۷ : مولانا وحیدالدین فراہی (م ۱۳۳۸ھ) ۸۔ مشکلات القرآن : علامہ سید انور شاہ کشمیری (م ۱۳۵۲ھ) ۹۔ تفسیر بیان القرآن: مولانا اشرف علی تھانوی (م ۱۳۶۲ھ) ۱۰۔ تفسیر المقام المحمود : مولانا عبید اللہ سندھی (م ۱۳۶۳ھ) ۱۱۔ تفسیر ثنائی : مولانا ثناء اللہ امرت سری (م ۱۳۶۷ھ) ، ۱۲۔ تفسیر عثمانی : مولانا شبیر احمد عثمانی (م ۱۳۶۸ھ) ، ۱۳۔ تبصرہ الرحمٰن : مولانا ابراہیم سیالکوٹی (م ۱۳۷۵ھ)، ۱۴۔ ترجمان القرآن : مولانا ابو الکلام آزاد (م ۱۳۷۷ھ) ، ۱۵ ۔ تفسیر القرآن : مولانا احمد علی لاہوری (م ۱۳۸۱ھ) ، ۱۶ ۔ معارف القرآن : مفتی محمد شفیع (م ۱۳۹۶ھ) ۔ معارف القرآن : مولانا محمد ادریس کاندھلوی (م ۱۳۷۴ھ) ، ۱۸۔ تفسیر ماجدی : مولانا عبد الماجد دریا آبادی (م ۱۳۹۸ھ) ۱۹۔ تفہیم القرآن : مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی (م ۱۹۷۹ء) ،۲۰۔ تدبر قرآن مولانا امین احسن اصلاحی (۱۹۹۷ء) ، ۲۱۔ الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن : غلام مصطفیٰ شاہ قاسمی ، ۲۲ ضیاء القرآن : پیر محمد کرم شاہ الازہری (م ۱۹۹۹ء) ، ۲۳۔ منہاج القرآن : پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری (۱۹۵۱ء) ، ۲۴۔ تفسیر منہاج القرآن : ڈاکٹر برہان احمد فاروقی (م ۱۹۹۵ء) ، ۲۵۔ انوار البیان فی کشف اسرار القرآن: مفتی عاشق الٰہی بلند شہری مہاجر مدنی (م ۲۰۰۱ء) ۲۶۔ تفسیر درس قرآن بورڈ، ۲۷۔ احسن التفاسیر: مولانا حافظ

محمد حسن قاسم محمود، ۳۰۔تفسیر مطالب القرآن : مولانا غلام مصطفیٰ خان، ۳۱۔تفسیر ہدایت القرآن : محمد عثمان کاشف الہاشمی ، ۳۲۔ انوار القرآن : ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک (م ۲۰۰۲ء)۔

عربی تفاسیر اور ان کے موضوعات:

یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ محض قرآن اور صاحب قرآنؐ کی نسبت سے عربی زبان کو برصغیر میں درس وتدریس کے علاوہ تصنیفی وتالیفی زبان کا مقام بھی ملا اور عربی زبان میں دیگر علوم وفنون کی طرح ترجیحاً تفسیر قرآن کا گراں قدر اور وسیع ذخیرہ علمی تیار ہوا، عربی تفاسیر مختلف موضوعات پر لکھی گئیں ہیں، مثلاً:

تصوف: ۱۔کاشف الحقائق : محمد بن احمد شریحی ، ۲۔ درر ملتقط : سید گیسودراز (م ۱۴۴۲ء) ۳۔منبع عیون المعانی : مبارک بن خضر ناگوری (م ۱۰۰۱ء) ۴الروضۃ الخضر الابل العشق و الصفا: حافظ محمد احسن پشاوری (م ۱۲۶۳ھ) تحقیق ڈاکٹر حافظ عبد الرحیم۔

اختصار بہ انداز جلالین:

۱۔ قرآن القرآن بالبیان : کلیم اللہ جہاں آبادی (م ۱۱۴۱ھ) ۲۔ زبدۃ التفاسیر : خواجہ معین الدین کشمیری (م ۱۰۸۵ھ) ۳۔تفسیر صغیر : امیر عبد اللہ قنوجی (م ۱۱۷۸ھ) ، ۴۔ السلسبیل فی التنزیل بتبصیر الرحمٰن وتفسیر المنان : علامہ علی مہائمی (م ۸۳۵ھ) ربط آیات : تفسیر محمدی: حسن بن محمد میاں جیو (م ۹۸۲) یہ تفسیر ربط کے حوالہ سے منفرد ہے۔منقبت رسول اللہؐ ۔تفسیر القرآن : حاجی عبد الوہاب بخاری (م ۸۳۳ھ)۔

اس میں مفسر نے قرآن کریم کی تمام آیات کے مطالب اس طرح پیش کیے ہیں کہ گویا سارا کلام ربانی نبی کریمؐ کی مدح میں ہے، افسوس کہ اس کا کوئی نسخہ دستیاب نہیں ہے۔

بے نقط (غیر منقوط) سواطع الالہام : ابو الفیض فیضی (م ۱۰۰۴ء) یہ کتاب ۷۰۰ صفحات پر مشتمل ہے، یہ ایسا کارنامہ ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔۵

قدیم تفاسیر کے خلاصے (قدیم وجدید کا امتزاج)

۱۔ فتح البیان فی مقاصد القرآن : نواب صدیق حسن خان قنوجی (م ۱۳۰۷ھ) تفسیر القرآن بالقرآن: القرآن بکلام الرحمٰن:مولانا ثناء اللہ امرت سری (م ۱۳۹۷ھ)۔

فقہ حنفی کی حامل تفسیر: ا۔ التفسیر المظہر ی: قاضی ثناء اللہ پانی پتی۔ (م ۱۲۲۵ھ)

خلاصہ تفسیر: ا۔ زبدۃ التفاسیر: خواجہ معین کشمیری (م ۱۰۸۵ھ) ۲۔ زبدۃ التفاسیر للقدر ماء المشاہیر: قاضی عبد الوہاب گجراتی (م ۱۱۰۹ ھ)، ۳۔ قرآن القرآن بالبیان: سلیم اللہ جہاں آبادی (م ۱۱۴۱ھ)

جزوی تفاسیر: سورہ یوسف سورہ المرسلات، سورہ العصر سورہ الکافرون۔

آیات: آیت النور، شمکل آیات، تفسیر غرائب القرآن، بعض پاروں بالخصوص پارہ عم کی ۴ صفحات سے لے کر صفحات کی تفسیر۔

حواشی، تعلیقات وشروح:

ا۔ حاشیہ بیضاوی وجلالین: مولانا فیض الحسن سہارن پوری (م ۱۳۰۴، ۲ مدارک التنزیل از نسفی، ۳۔ انوار التنزیل از بیضاوی جلالین اور ان کے علاوہ کلیل از سیوطی الکشاف از زمخشری کے حواشی بھی لکھے گئے ہیں۔

فارسی تراجم وتفاسیر:

فارسی برصغیر میں طویل عرصہ تک سرکاری اور علمی زبان رہی، ایران اور افغانستان کے قریب اور وسط ایشائی ریاستوں سے اتصال کے باعث یہاں اس کا اثر ونفوذ گہرا رہا، ۷۳۰ھ میں حسن بن محمد علقمی المعروف بہ نظام نیشاپوری دولت آبادی کا ترجمہ عربی تفسیر غرائب القرآن کے ساتھ شامل ہے، یہ ترجمہ برصغیر میں پہلا فارسی ترجمہ قرآن کہلاتا ہے، جب کہ محمد بن احمد المعروف خواجگی شیرازی کے طبرسی کی تفسیر ''مجمع البیان'' کے خلاصہ کو اولین فارسی تفسیر کا درجہ حاصل ہے۔ [۶]

ڈاکٹر زبید احمد لکھتے ہیں کہ برصغیر کے فارسی تراجم وتفاسیر قرآن کی تعداد دوسو پچاس سے زائد ہے، جب کہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مطابق صرف فارسی تراجم قرآن کی تعداد ۵۲ اور کلی وجزوی تفاسیر ۳۰ سے زائد ہیں۔ [۷]

فارسی کی اہم تفاسیر

ا۔ البحر المواج: قاضی شہاب الدین دولت آبادی۔ (م ۸۴۹ھ) ۲۔ تفسیر اکبری: مبارک ناگوری (م ۱۰۰۱ھ) ۳، مطلب الطالبین یعقوب صرفی کشمیری (م ۱۰۰۳ھ) ۴۔ نعمت عظمت: نور الدین محمد معروف، نعمت اللہ ولی (م ۱۰۱۵ھ)، ۵ شرح القرآن معینی: خواجہ کشمیری (م ۱۰۸۵ھ)، ۶۔ زیب

تفسیر : محمد صفی بن ولی قزوینی (م ۱۰۸۷ھ) ، ۷۔ زیب المتفاسیر : عالم گیر کی صاحب زادی زیب النساء (م ۱۱۱۲ھ) ، ۸ تفسیر امینی : محمد امین صدیقی ۔

ان تفاسیر میں البحر المواج نہ صرف مشکل ہے بلکہ نحوی تراکیب ، فقہی مسائل اور عقائد پر مشتمل ہے، ایک اور اہم فارسی تفسیر دور جدید میں سید ابو القاسم رضوی کشمیری لاہوری (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۹ء) کی ''لوامع التنزیل وسواطع التعاویل'' ہے۔ یہ تفسیر انتہائی مبسوط اور ۳۰ ضخیم جلدوں میں پھیلی ہوئی ہے، اس کے ابتدائی ۱۵ حصے مولانا ابو القاسم رضوی نے لکھے، ان کی وفات کے بعد بقیہ ۱۵ جلدیں ان کے صاحب زادے مولانا سید علی الحائر (م ۱۳۶۰ھ) نے تحریر کی ، اس میں مختلف شیعی وسنی مفسرین کے اقوال ، مباحث ومناظرات کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔

عربی تفاسیر کے فارسی تراجم:

۱۔ تفسیر الطبری کا فارسی ترجمہ منصور بن نوح سامانی کے عہد ۳۵۲ھ/ ۹۶۳ء میں سات علماء کے بورڈ نے کیا، ۲ ۔ امام رازی کی تفسیر کبیر کا ترجمہ ۱۸۰۱ھ میں مولانا صفی الدین دیبلی نے کیا۔

اہم فارسی تراجم قرآن:

نظام نیشاپوری ، مخدوم جہاں ، جہاں گشت نوح معالانی سندھی، شاہ ولی اللہ دہلوی ، شاہ محمد غوث لاہوری، شاہ محمد اجمل کے فارسی تراجم مشہور واہم ہیں۔

قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے عربی زبان میں اس کی صحیح فہم وادراک کے لئے تو اہل عرب تک لغات کے محتاج ہیں، چہ جائیکہ اہل عجم ، ان کے لئے تو اس کی ضرورت اور شدید ہوجاتی ہے، برصغیر کے علماء اس ضرورت اور فرض سے کبھی غافل نہیں رہے[۸] لغات القرآن کے موضوع پر برصغیر میں لکھی گئی تصانیف کا مطالعہ کریں تو ہمیں یہاں پر مختلف زبانوں میں اس موضوع پر بہت سی تصانیف نظر آئیں گی۔

لغات القرآن کی عربی تصانیف:

یہاں پر پہلے لغات القرآن کی ان کتابوں کا تذکرہ کیا جائے گا جو عربی زبان میں تصنیف کی گئی ہیں:

۱۔ مفردات شیخ محمد مراد بخاری کشمیری نے ۱۱۳۱ھ میں لکھی ۔[۹]

۲۔ لغات القرآن: مولانا حماد اللہ ہالیجوری (م ۱۹۶۲ء) اس میں مفرد الفاظ عربی میں ابجد کی ترتیب سے لکھے گئے ہیں، یہ ایک مکمل کتاب ہے، مولانا محمد یوسف بنوری نے اس پر ایک شاندار مقدمہ

بھی لکھا ہے۔ ۱۰

۳۔ العرفان بمفردات القرآن : مولانا محمد اسماعیل عودوی (م ۱۹۷۰ء) یہ لغت کے انداز میں ایک طرح کی تفسیر قرآن بھی ہے۔

۴۔ لغات القرآن : مولانا محمد اجمل ہزاروی ، ولادت ۱۹۳۲، یہ ابھی نامکمل ہے۔

۵۔ ترغیب الاخوان فی ترکیب القرآن : مولانا منظور احمد نعمانی (۱۹۵۰ء) یہ کتاب مبتوی بچوں کے لئے درسی طرز پر لکھی گئی ہے، کتاب کے شروع میں مبادی ترکیب کا بیان ہے۔ (اصول ترکیب) دوسرے حصہ میں ترکیب القرآن ولغات القرآن ہیں (۱۴۱۱ھ) میں مکمل ہوئی۔

الفروق: مولانا ضمیر احمد قدسی (م ۱۹۶۲ء) اس میں قرآن وحدیث کے ان الفاظ کے معنی بیان کئے گئے ہیں جو الفاظ کے لحاظ سے متفق اور متحد ہیں لیکن ان کے معنی مختلف ہیں، غیر مطبوعہ۔

۷۔ قاموس الفاظ القرآن الکریم : دکتور عبد اللہ عباس ندوی ، یہ کتاب عربی اور انگریزی میں ہے، اس میں مصنف نے الفاظ قرآن کے معنی سیاق اور اشتقاقی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے بیان کیا ہے۔ یہ کتاب درحقیقت مستشرق جون پیٹرس کی کتاب کی غلطیوں کی اصلاح ہے۔

۸۔ کتاب مفردات القرآن : مولانا حمید الدین فراہی (م ۱۹۳۰ ء) اس میں اہم قرآن الفاظ کے معانی تحریر کئے گئے ہیں، مصنف نے ۱۷۷ ایسے الفاظ کو لیا ہے جن کی تشریح عام طور پر سے علما نے نہیں کی ہے۱۱ یہ کتاب ۱۹۳۹ میں پہلی بار طبع ہوئی تھی۔ اب ڈاکٹر محمد اجمل ایوب اصلاحی نے تحشیہ کے بعد دوبارہ شائع کی ہے۔

اللباب فی تاویل الاالفاظ التی کثرت فی الکتاب : سراج الاسلام حنیف ، مردان پشاور ،اس میں مصنف نے قرآن کریم کے ان کو یکجا کردیا ہے جو قرآن کریم میں مختلف مقامات پر مختلف معانی میں استعمال ہوئے ہیں۔

۹۔ فوائد القرآن المعروف باصطلاحات القرآن ؛ مولان عبد اللہ بہلوی (م ۱۹۷۸ء)

لغات القرآن پر دیگر زبانوں میں تصانیف:

عربی کے علاوہ اور بھی کئی زبانوں میں ہندوستانی علمانے لغات القرآن پر کتابیں لکھی ہیں جیسے:

سندھی : الیاقوت والمرجان فی شرح غریب القرآن : حماد الہ ہالچوری، اس میں قرآن کریم کی سورۂ اعراف سے سورۂ ناس تک کے مشکل الفاظ کے معنی سندھی زبان میں بیان کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب

سورتوں کی ترتیب سے لکھی گئی ہے، یعنی ہر سورت کے الفاظ معنی لغت کے انداز میں سورت کا نام دے کر اس کے تحت بیان کئے گئے ہیں۔

لغات القرآن: مولانا خیر محمد ندوی : یہ بھی سندھی زبان میں لکھی گئی ہے، البتہ اس میں بلوچی اور اردو میں بھی معنی لکھے گئے ہیں۔

انگریزی VOCABULARY OF THE HOLY QORAN :عبد اللہ عباس ندوی ، یہ عربی اور انگریزی دونوں زبانوں میں ترتیب دی گئی ایک اچھی کتاب ہے۔

لغات القرآن (انگریزی) : مولانا عبد الکریم پاریکھ ناگپور، مستند تراجم کو سامنے رکھ کر یہ لغت تیار کی گئی ، افعال کے سامنے حروف اصلی یعنی مادہ بھی دیا گیا ہے، کتاب کے شروع میں نحو وصرف کے کچھ ضروری قواعد بھی درج کردئے گئے ہیں۔

ہندی: ہندی زبان میں لکھی گئی یہ کتاب لغات القرآن (ہندی) بھی مولانا عبد الکریم پاریکھ کی ہے۔

اردو زبان : اس موضوع پر اردو میں لکھنے کی ابتدا حکیم الامت شاہ ولی الہ محدث دہلوی (م۱۱۲۶ھ) کے لائق فرزند شاہ عبد القادر نے کی ، انہوں نے جب اردوئے معلّٰی کے آئینہ خانہ میں قرآن حکیم کے لعل وجواہر سجائے اور پہلا بامحاورہ وارد و ترجمہ قرآن تحریر کیا تو لغات القرآن کے موضوع پر بھی ایک مختصر کتاب مرتب کی ،جس میں الفاظ کے معنی اور مختصر تشریح درج کی گئی ،منشی ممتاز علی میرٹھی نے مطبع مجتبائی دہلی سے ۱۲۹۸ھ میں شاہ عبد القادر کا ترجمہ شائع کیا ، اس کے حاشیہ پر یہ لغات القرآن بھی شائع کی۔ ۱۲

عجائب البیان فی لغات القرآن مع تفسیر المنان ونجوم الفرقان : مولانا محمد عبد اللہ المعروف بہ جیون بن نور الدین پکھلوی (م ۱۹۴۷ء) ، یہ اردو زبان میں لکھی گئی ایک اچھی لغت ہے جس میں قرآن کریم کے الفاظ کے معنی آسان اور سہل انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔

جنۃ النعیم فی استخراج القرآن الکریم : مولوی اسد اللہ سندھی (م ۱۸۶۹ء) یہ بھی ایک نہایت اچھی کتاب ہے۔

دینی لغات: مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی (م ۱۹۱۳ء) یہ قرآن وحدیث وفقہ کی جامع اردو لغت ہے، ستمبر ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئی۔

تدریس القرآن : مولانا محمد اجمل ہزاروی (۱۹۳۲ء) اس میں قرآن مجید کے مفرد الفاظ کا ترجمہ

پیش کیا گیا ہے۔

لغات القرآن : مولانا قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی(۱۹۰۹ء) یہ لغات القرآن میں لکھی گئی کتابوں میں ایک عمدہ اضافہ ہے، اس سے ایک عام آدمی بھی آسانی سے استفادہ کرسکتا ہے۔

ترجمہ قرآن : مولانا محمد آصف قاسمی، اس میں مولانا نے قرآن کریم میں باربار تکرار کے ساتھ آنے والے الفاظ یعنی مکررات کو چھوڑ کر سرف اصلی الفاظ معنی کے ساتھ یکجا کردیۓ ہیں۔

تدریس لغۃ القرآن : ابومسعودحسن علوی ، اس میں مصنف نے قرآنی آیات لکھ کر ہر جملہ اور الفاظ کو الگ الگ کر کے علاحدہ خانوں میں ترجمہ کیا ہے، پھر بامحاورہ ترجمہ ہے۔عربی گرامر مع ترکیب بھی بیان کی ہے، اس کے بعد لغوی وتفسیری شرح بھی کی ہے، لغت میں ہر لفظ کا مصدر، معنی اور مترادفات کو بھی بیان کیا ہے، آیت اور جملہ کی ترکیب پر روشنی ڈالی ہے، قواعد بھی بیان کئے گئے ہیں، افعال کے ساتھ ماضی، مضارع اور مصادر بھی دیۓ گئے ، اسمااوراماکن پر بھی تبصرہ پیش کیا گیا ہے۔ ۱۳

لسان القرآن : مولانا محمد حنیف ندوی، یہ قرآن کی جامع تفسیری اور توضیحی لغت ہے، اس کے شروح میں ایک عمدہ ومقدمہ بھی ہے، جس میں قرآن فہمی کے اصول اور تقاضے بیان کئے ہیں۔ ۱۴

لغات القرآن : مولانا عبد الرشید نعمانی ،مولانا عبد الدائم جلالی ، یہ قرآن کریم کی ایک بلند پایہ لغت ہے، اردو زبان میں اس سے بہتر لغت دست یاب نہیں ، اس میں الفاظ کی فہرست کا فائدہ ضمناً حاصل ہوتا ہے، کیوں کہ اسے مادہ ماخذ سے ہٹ کر الفاظ کی موجودہ مشتق شکلوں کی ترتیب پر مرتب کیا گیا ہے، یعنی ہر لفظ اور کلمہ بغیر مادہ معلوم کئے آسانی کے ساتھ تلاش کیا جاسکتا ہے، اس کو ندوۃ المصنفین دہلی نے شائع کیا تھا۔

مترادفات القرآن مع الفروق اللغویہ : یہ مصنف کی طویل مدت کی ذاتی محنت ،لگن اور جستجو کا نتیجہ ہے کہ اردو زبان میں ایک ایسی عمدہ کتاب وجود میں آگئی جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے قطعی منفرد اور قرآن فہمی کے لئے غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے، جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے کہ مصنف نے اس میں قرآ ن کریم کے تقریباً تمام مترادف الفاظ کو بڑے عمدہ سلیقہ سے جمع کردیا ہے جیسے قیامت کے مترادفات الساعۃ، یوم الدین، یوم الخروج ، یوم الحساب ، یوم الفصل ، غاشیہ، قارعہ، حاقہ ،آزفہ، طامۃ الکبریٰ الصاخہ، یوم الآخرۃ وغیرہ۔

شرح الفاظ القرآن :مولانا عبد الرشید گجراتی ، یہ قرآن کریم کے الفاظ کے معنی وشرح پر ایک

اچھی لغت ہے۔

معجم القرآن : سید فضل الرحمٰن ۔غریب لقرآن : مرزا ابو الفضل بن فیاض علی۔

المفردات فی غریب القرآن : حافظ نور الحسن ۔مراۃ القرآن : حافظ عبد الحئی

معجم القرآن: ڈاکٹر غلام جیلانی برق۔لغات القرآن : تاج الدین دہلوی (۱۹۵۰ء)

کراچی:

قرآن مجید کا عربی اردو لغت : ڈاکٹر محمد میاں صدیقی ، یہ لغت ڈاکٹر محمد میاں صدیقی کی ایک نہایت ہی گراں قدر تالیف ہے، اس کے بارے میں مصنف خود رقم طراز ہیں:

''یہ کتاب ان حضرات کے لئے مرتب کی گئی ہے جو عربی پر دسترس نہیں رکھتے اور ہر لفظ کے مادہ کو تلاش کرنا ان کے لئے دشواری کا سبب بن سکتا ہے، اس لیے مادہ کے بجائے الفاظ قرآن کو اپنی صورت میں لغت تصور کر کے حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کر دیا گیا ہے، جیسے اسقینٰکم ہم نے تم پلایااس لفظ کو الف سین میں شمار کیا گیا ہے حالانکہ اس کا مادہ سقی ہے۔ اور اس اعتبار سے اس لفظ کو سین قاف میں آنا چاہئے تھا۔''۱۵

ان کے علاوہ برصغیر کے بعض علما اور محققین نے قرآن کریم کے لغت کے انداز میں ترجمے کئے جیسے ہر ہر لفظ کو الگ الگ خانہ میں لکھ کر نیچے اس کا ترجمہ دیا گیا ہے، تاکہ عام قاری اور مبتدی کے لئے ترجمہ قرآن کا سیکھنا آسان ہو، ان تراجم میں شاہ رفیع الدین محدث دہلوی ، خواجہ حسن نظامی ، ڈپٹی نذیر احمد اور جناب حافظ نذیر احمد کے تراجم زیادہ مشہور اور قابل ذکر ہیں ، ان کے علاوہ اور بھی کئی حضرات نے اسی طرح لغوی طرز پر ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

بعض مفسرین نے اپنی اپنی تفاسیر میں مشکل مفردات کے معنی لغات کے انداز میں بیان کیے ہیں اور مشکل الفاظ کے نہ صرف معنی بتائے بلکہ ان پر تشریحی وتوضیحی نوٹ بھی تحریر کئے، تاکہ تفسیر کے کے کسی بھی قاری کو فہم قرآن وتفسیر میں کوئی دقت نہ ہو۔

ان تفاسیر میں بیان القرآن : مولانا اشرف علی تھانوی۔ضیاء القرآن : پیر محمد کرم شاہ الازہری۔

مجموعہ تفسیر فراہی: علامہ حمید الدین فراہی۔تدبر قرآن علامہ مولانا امین احسن اصلاحی قابل ذکر ہیں۔

اس تفصیل سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ برصغیر کے اہل علم نے دیگر اسلامی علوم سے قطع نظر لغات القرآن کے موضوع پر جتنا کام کیا ہے، وہ بلاشبہ مسلمانان برصغیر کے لئے سرمایہ افتخار ہے۔

علوم القرآن اور تاریخ واصول تفسیر پر کتب ومقالات:

منشور قرآن: (مضامین قرآن کا سہ لسانی اشاریہ) عبد الحکیم ملک۔

تفسیر منسوخ القرآن: علامہ رحمت اللہ طارق۔

مطالعہ قرآن کے اصول ومبادی: مولانا ابو الحسن علی ندوی۔

حدائق القرآن فی معارف القرآن: مولانا محمد عبد الغفور فاروقی، اس میں علوم القرآن کو ۳۰حدائق یعنی ۳۰ باغیچوں میں ذکر کیا گیا ہے۔

الناسخ المنسوخ: مولوی سخاوت علی جون پوری۔

البیان فی علوم القرآن: مولوی عبد الحق بن محمد میر دہلوی۔

اعجاز البیان فی لغات القرآن: حافظ روح اللہ اٹاوی۔

تاریخ القرآن: مولوی اسلم بن سلامت اللہ جیراج پوری

ارض القرآن: سید سلیمان ندوی

التحریر فی اصول التفسیر: سرسید احمد خان دہلوی

اقتباس الانوار: مولوی عبید اللہ پائلی۔

اصول تفسیر وتاریخ تفسیر: پروفیسر منظور احمد میاں (۲۰۰۲ء)

تاریخ تفسیر ومفسرین: علامہ غلام احمد حریری۔

مضامین قرآن: میر محمد حسین

مقدمۃ الفرقان مع توضیح ام القرآن: مولانا عبید اللہ درخواستی (م ۱۹۹۴ء)۔

منابل العرفان: مولانا محمد مالک کاندھلوی

اردو تفاسیر (کتابیات) ہید جمیل نقوی۔

قرآن کے اردو تراجم (کتابیات): ڈاکٹر احمد جان۔

تاریخ قرآن: عبد الصمد صارم

قرآن مجید کے اردو تراجم وتفاسیر: ڈاکٹر سید حمید شطاری۔

قرآن حکیم کے اردو تراجم: ڈاکٹر صالحہ عبد الحکیم شرف الدین۔

ہندوستانی مفسرین اور ان کی عربی: ڈاکٹر سالم قدوائی۔

مولانا ثناء اللہ امرت سری کی تفسیری خدمات، تحلیل وتنقیدی جائزہ: محمد اسحاق اظہر، لاہور مقالہ برائے پی ایچ ڈی، اسلامیہ یونی ورسٹی، بہاول پور۔

چودھویں صدی ہجری میں اردو زبان کے تفسیری ادب پر مقامی سیاسی اثرات: مسز نصرت ضیاء مقالہ برائے ایم فل، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد،

تذکرہ المفسرین: قاضی زاہد الحسینی اٹک۔

نیل السائرین فی طبقات المفسرین پنج پیری، طاہری مولانا مردان۔

اعجاز القرآن: علامہ عتیق فکری۔

علوم القرآن: مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی۔

علوم القرآن: مولانا شمس الحق افغانی۔

اردو تفاسیر کی خصوصیات:

ا۔ حجم اور مواد کے اعتبار سے گراں قدر۔ ۲۔ تفاسیر کی غرض و غایت عام فہم انداز میں قرآن کے مقصد ومنشا کی تشریح، ۳۔ جدید ذہن کا اطمینان، ۴ عصر حاضر کے مسائل اورضروریات کی نشان دہی اورحل کی کوشش، ۵ ترجمہ کی بجائے فہم قرآن کی طرف توجہ۔

علاقائی زبانوں میں تفاسیر:

پشتو: برصغیر میں سرحد کو زمانہ قدیم سے خصوصی اہمیت حاصل رہی ہے، یہاں طویل عرصہ تک فارسی رائج رہی، اہل سرحد کی قبائلی کشمکش اور خانہ جنگیوں کے علاوہ بیرونی حملہ آوروں سے برسر پیکار رہنے کے باعث جہاں تصنیف وتالیف کی طرف توجہ کم رہی وہاں موجودعلمی ذخائر بھی محفوظ نہ رہ سکے، طویل عرصہ تک فارسی تفاسیر وتراجم بالخصوص ''تفسیر حسینی'' کے تداول کے باعث پشتو تراجم وتفاسیر کی ضرورت بھی محسوس نہیں ہوئی، اس پر مستزاد اہل بنگال کی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر ترجمہ قرآن کو انیسویں صدی کے وسط تک نہ صرف معیوب سمجھا جاتا رہا بلکہ ایسی کوشش کو تحریف قرآن قرار دیا جاتا تھا، اس کے ساتھ پختون عوام مزاجا تحریر کی بجائے تقریر اور وعظ کے خوگر اور دل دادہ تھے، لہذا قرآنیات کے مختلف فنون میں تصنیف وتالیف نہ ہوسکی، ایک اور چیز یہ بھی مانع رہی کہ برصغیر کی دیگر زبانوں کے برعکس پشتو کا اپنا کوئی رسم الخط بھی موجود نہ تھا۔

انیسویں صدی کے وسط میں سیاسی وتہذیبی استحکام کے ساتھ فارسی زبان کے اثرات زائل ہونا شروع ہوئے اور اہل سرحد کے روابط برصغیر کے دیگر علاقوں سے استوار اور آمد ورفت کا سلسلہ جاری ہوا تو جہاں نئے حالات کے تقاضوں کا احساس کیا جانے لگا اور پشتو تراجم وتفاسیر کی ضرورت پیدا ہوئی، پہلا پشتو ترجمہ قرآن ۱۷۶۱ء میں مولانا رکن الدین نے کیا۔ ۱۶

پشتو تراجم وتفاسیر کے آغاز سے اب تک تقریباً ۱۸ تراجم اور متعدد مکمل وجزئی تفاسیر کے تذکرے موجود ہیں، ان میں چار منظوم تراجم ہیں جن میں سے تین مکمل اور ایک جزوی ہے۔

اردو تفاسیر کے پشتو تراجم:

پشتو میں زیادہ تر اردو تفاسیر کے تراجم پائے جاتے ہیں جن میں چند یہ ہیں:

۱۔ تفسیر حسینی: کا ترجمہ عبداللہ کاکاخیل (۱۸۳۶-۱۹۱۷ء)

۲۔ المنارک اترجمہ بنام تفسیر حبیبی رمبین: مولانا حبیب الرحمٰن۔

۳۔ تفہیم القرآن کا ترجمہ پروفیسر مولانا فضل معبود اور مولانا رحیم گل۔

۴۔ معارف القرآن: از مولانا مفتی محمد شفیع کا ترجمہ ڈاکٹر قاضی مبارک۔

پشتو تفاسیر:

۱۔ تفسیر یسیر: مولانا مرادعلی، یہ پہلی اور مقبول، مستند اور ضخیم تفسیر ۱۲۸۴ھ میں لکھی گئی، بعد ازاں اس کے حواشی ''تیسرا الیسیر'' اور فوق الیسیر'' کے نام سے لکھے گئے۔

۲۔ مخزن التفاسیر: مولانا محمد الیاس پشاوری کو چپانی، تفسیر ۱۳۱۳ھ میں دہلی سے شائع ہوئی مگر مقبول نہ ہوسکی۔

۳۔ تفسیر حسنی: تفسیر حسنی (فارسی) کا ترجمہ، مولانا عبد اللہ وعبد العزیز عادل گڑھی نے کیا اور ۱۹۳۰ء میں بمبئی سے شائع ہوئی۔

۴۔ تفسیر ودودی: یہ تفسیر قیام پاکستان کے بعد لکھی گئی، اس کے مفسر مولانا فضل ودود اسے پندرہ سترہ پاروں تک مکمل کرسکے، بعد ازاں ان کے شاگرد مولانا گل رحیم نے اسے مکمل کیا، یہ تفسیر پشتو کی ترقی یافتہ نثر کا عمدہ نمونہ ہے۔

پشتو میں جزوی تفاسیر:

قطب المنسکر فی تفسیر سورۃ الکوثر: تفسیر سورہ کوثر ابن تیمیہ کا منظوم پشتو ترجمہ، تفسیر والضحیٰ، تفسیر بے نظیر (پارہ ۳۰- ۲۹) اور تفسیر الظاہر (پارہ اول) : مولانا عبد الودود سرحدی، تفسیر اکوڑہ خٹک (پارہ اوّل) ، مولانا بادشاہ گل ، پارہ عم، مولانا محمد پشاوری (م ۱۸۸۳ء) (پہلا مطبوعہ ترجمہ) ترجمہ سورۂ اخلاص : مولانا غلام ربانی لودھی ہزاروی (۱۸۹۹-۱۹۴۷م) ترجمہ وتفسیر سورہ آل عمران والبقرہ : مولانا فضل الرحمٰن پشاوری (م ۱۹۰۱) پارہ اول : مولانا عبد الشکور طوروی۔

یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ صوبہ سرحد میں قرآن کریم کے تراجم وتفاسیر کے مطالعہ میں مردوں سے کہیں زیادہ خواتین نے دلچسپی لی، ان مفسرین کے علاوہ سرحد کے بعض ایسے قدیم وجدید مفسرے کا ذکر ملتا ہے جنہوں نے اردو یا عربی میں مکمل اور جزوی تراجم وتفاسیر اور متعلقات قرآن پر تصانیف تحریر کیں، ان میں قابل ذکر مولانا عزیز گل کا کاخیل کی انگلستان کے شاہی خاندان سے تعلق رکھنے والی اہلیہ کا انگریزی ترجمہ قرآن ہے جو دونوں میاں بیوی کے ۳۰ سالہ مطالعہ قرآن کا حاصل بھی ہے۔

مجموعی طور پر سرحد کے ۵۰ سے زائد مفسرین ومترجمین کا ذکر مختلف تذکروں میں موجود ہے جنہوں نے قرآن کے حوالہ سے تقریباً ۷۵ تصانیف تحریر کیں۔

سندھی تفاسیر:

معروف جرمن محقق ابن میری شمل کے مطابق ۲۷ تراجم وتفاسیر سندھی میں لکھی گئیں ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں اسی قدر تعداد مذکور ہے۔ ۷۲

۱۔ سندھی نثر میں پہلی تفسیر مولانا ابوالحسن ٹھٹھوی نے بارہویں صدی ہجری کے وسط میں لکھی۔

۲۔ مفتاح رشد اللہ : سندھ کی یہ قدیم تفسیر ہے، جسے قاری فتح محمد قطامانی نے پیر صاحب جھنڈو شریف مولانا رشید الدین کی فرمائش پر تیرھویں صدی ہجری میں تحریر کی۔

۳۔ تفسیر کوثر: پیر مردان علی شاہ ، پیر پگاڑو کی پانچ جلدوں میں مکمل تفسیر قرآن۔

۴۔ تنویر الایمان : ٹولوی عثمان نورنگ زادہ نے چار جلدوں میں یہ تفسیر لکھی جو عوام میں بہت مقبول ہوئی۔

سندھی جزوی تفاسیر:

تفسیر ہاشمی ، آخری دو پاروں کی تفسیر از مخدوم ہاشم بن عبد الغفور ٹھٹھوی (م ۱۱۷۴ھ) ان ہی محمد

ہاشم ٹھٹھوی سے عربی میں ایک کتاب جنۃ النعیم فی فضائل القرآن الکریم منسوب ہے، جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

اردو تفسیر کا سندھی ترجمہ:

مولانا جان محمد بھٹو مرحوم نے ''تفہیم القرآن'' کے سندھی ترجمہ کا آغاز کیا جسے ۱۹۹۵ء میں مولانا امیر الدین نے چھ جلدوں میں مکمل کر کے شائع کیا۔

پنجابی تفاسیر:

پنجاب ہمیشہ سے علم وعرفان کا مرکز رہا ہے ، یہاں ۱۰۹۰ھ میں نواب جعفر خان کی فرمائش پر حافظ برخوردار نے سورہ یوسف کی منظوم تفسیر احسن القصص لکھ کر تراجم وتفاسیر کی بنیاد ڈالی، ان کے بعد ۶۴ تراجم وتفاسیر لکھے گئے جن کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں:

۱۔ پنجابی زبان کا اپنا کوئی تحریری خط نہیں، لہذا تمام تفاسیر وتراجم گورمکھی یا فارسی رسم الخط میں لکھی ہوئی ہیں۔

۲۔ اکثر وبیشتر تراجم وتفاسیر منظوم ہیں جنہیں دیگر پنجابی داستانوں کی طرح لکھا گیا اور وہی مقبول ہوئے۔

۳۔ بعض تراجم اردو میں کیے گئے جن کے ساتھ تفسیر منظوم پنجابی میں کی گئی ، اسی طرح اس کے برعکس یعنی تراجم پنجابی اور تفاسیر اردو منظوم۔

مکمل نبوی : نبی بخش حلوائی ، اردو منثور ترجمہ اور پنجابی تفسیر۔

۱۔ تفسیر نبوی : نبی بخش حلوائی ، اردو منثور ترجمہ اور پنجابی منظوم تفسیر۔

۲۔ تفسیر محمدی: محمد بن بارک اللہ کی پنجابی نثر میں ترجمہ اور منظوم تفسیر۔

۳۔ تفسیر یسیر: عبد الغفور جالندھری، منظوم پنجابی ترجمہ شاہ رفیع الدین مع مختصر اردو تفسیر۔

جزوقتی تفاسیر بھی پنجابی زبان میں لکھی گئی، اس سلسلے میں سب سے زیادہ سورہ یوسف کی تفاسیر وتراجم کئے گئے جن کی تعداد ایک اندازے کے مطابق تقریباً ۱۳ ہے، یہ سب منظوم پنجابی میں ہیں جنہیں قصہ ہیر رانجھا ، قصہ سیف الملوک کی طرح دیہی عوام میں قصہ یوسف زلیخا کے نام سے بے حد مقبولیت حاصل ہوئی۔

ان تراجم وتفاسیر میں گلزار یوسفی : فیروز الدین ڈسکوئی (۱۳۲۰ھ) ،قصص الحسنین : مولوی عبد

الستار (۱۳۲۰ھ) ،گلزار یوسف : مولوی محمد دل پذیر (۱۲۸۷ھ) احسن القصص: عبد الحکیم بہاول پوری (۱۲۱۸ھ)،تفسیر یوسف : مولوی احمد یار گجراتی ، احسن القصص : مولوی غلام رسول عالم پور کوٹلوی (۱۲۹۰ھ) تفسیر حامد: شاہ عباسی ، یوسف زلیخا مولوی چراغ الدین جونیکے والے (۱۹۸۵ء) تفسیر سورہ یوسف: محمد اظہر حنفی بھروی اور عبد الرحمٰن دردوحافظ برخوردار ہیں جن میں سے اکثر دست یاب ہیں، ایک اور تفسیر سورہ یوسف کا پتہ بھی چلتا ہے جسے غلام مصطفٰی نے لکھا اور ۱۸۸۵ء میں لاہور سے شائع ہوئی۔

کشمیری تفاسیر:

کشمیر میں سلطان شہاب الدین عہد حکومت (۱۳۵۴ء ۱۳۷۳ء) میں پہلی تفسیر شاہ ہمدان نے عربی میں لکھی ، بعد ازان فارسی وعربی کی متعدد وتفاسیر منظر عام پر آئیں جن میں شیخ یعقوب صرفی (فارسی) ، خواجہ معین الدین (فارسی، عربی) ،صفی الدین کشمیری (فارسی) ،بابائے داؤد خاکی (عربی) ملاعبد الرشید کشمیری (عربی) ، علامہ تفضّل حسین (فارسی) اور مولانا معین الدین (عربی) ہیں۔

۱۔ قرآن کریم کا پہلا کشمیری ترجمہ ۱۹۴۵ء میں ڈاکٹر حمید اللہ کی تحریک پر مولانا محمد احمد مقبول سبحانی نے کیا جو ۱۹۵۰ء میں طبع ہوا۔

۲۔ دوسرا ترجمہ میر واعظ مولوی محمد یوسف شاہ نے تیار کیا جس کے دس پارے بیان القرآن المعروف بہ تعلیم القرآن کے نام سے چھپ چکے ہیں۔

۳۔ دیگر تراجم قرآن میں مولانا مفتی ضیاء الدین بخاری کا ترجمہ ، اس میں مولانا محمد یحیٰ شاہ (م ۱۹۸۰) کا نام مکمل ترجمہ شامل ہے۔

۴۔ مولانا سید میرک شاہ اندرابی محروم نے ۲۵ پاروں کی تفسیر اور ترجمہ مکمل کئے۔

۵۔ پارہ عم کشمیری زبان میں لکھی گئی ایک تفسیر بنام نور العیون از محمد یحیٰ ، یہ ۱۹۱۰ء میں امرتسر سے شائع ہوئی۔

حواشی وحوالہ جات:

۱۔ دیکھئے برصغیر میں مطالعہ قرآن ،فکر ونظر خصوصی اشاعت ۱۹۹۹ء جلد ۳۶، شمارہ ۳و۴،ص ۶۸،ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد (حذف واختصار کے ساتھ)

۲۔ ایضاً ،ص ۶۹

۳ ایضاً

۴ پروفیسر شعبہ عربی بہاء الدین ذکریا یونی ورسٹی ملتان نے اس تفسیر کی تحقیق کی ہے اور ۱۹۹۷ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے پی ایچ ڈی عربی میں ڈگری حاصل کی ہے۔

۵ دیکھئے گیلانی، مناظر احسن مولانا: ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم وتربیت، مکتبہ رحمانیہ لاہور ۲/ ۲۵۸

۶ دیکھئے مطالعہ قرآن، ص ۸۱

۷ دیکھئے اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۱/۱۶/ ۶۱۵

۸ امام راغب اصفہانی (م ۵۰۲) کی مفردات غرائب القرآن بہت مشہور ہے، ان کے علاوہ اس موضوع پر اخفش (م ۳۱۵)، فراء (م ۲۰۷)، ابن قتیبہ (م ۲۷۶) اور ابو حیان اُندلسی (م ۷۵۴) کی کتابیں قابل ذکر ہیں۔

۹ شیخ محمد مراد بخاری کشمیری نے اس موضوع پر بارہویں صدی ہجری میں ایک جامع کتاب مفردات لکھی جو ۱۱۳۱ء میں مکمل ہوئی۔ اس کتاب میں ہر لفظ کے معنی عربی، فارسی اور ترکی تینوں زبانوں میں دئے گئے ہیں، اس کا فارسی مکتوبہ ۱۱۶۹ء میں کتب خانہ جامعہ الازہر میں محفوظ ہے۔

۱۰ ماہنامہ شریعت سکھر، اکتوبر ۱۹۸۱، ص ۷۵

۱۱ قدوائی: ہندوستانی مفسرین اور ان کی عربی تفسیریں، مکتبہ جامعہ دہلی ۱۹۷۳ء، ص ۲۰۳

۱۲ دیکھئے صدیقی، محمد میاں داکٹر: قرآن مجید کا عربی اردو لغت، ص ۲

۱۳ علوی، ابومسعود حسن: تدریس لغات القرآن، ص ۶

۱۴ محمد اسحاق بھٹی ارمغان حنیف: ص ۱۳۔ ۳۳

۱۵ صدیقی ڈاکٹر محمد میاں: قرآن مجید کا عربی اردو لغت، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد ۱۹۹۶ء، ص

۱۶ دیکھئے اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۱/ ۱۶-۶۱۵

۱۷ ایضاً۔